بسم الله الرحمن الرحيم

فقه 1

سید احمد الحسن (علیہ السلام) کی کتاب شرائع الاسلام

سے چنے گئے «فقہی مسائل» کا ترجمہ

پہلا حصہ

مرتب: عبد العالی المنصوری

1442-2020

کتاب طہارت

طہارت : وضو، غسل یا تیمّم کا نام ہے اس طرح کہ بالغ شخص کو ان کے ذریعے نماز پڑھنے کی اجازت ہو[1] ان میں سے ہر ایک دو قسم کی ہے، واجب اور مستحب۔

واجب وضو: وہ وضو ہے جو فرض نماز کے لیے واجب طواف کے لیے یا قرآن کے صرف الفاظ نہ اس کی حرکت کو چھونے اگر اپنے اوپر واجب کیا ہو[2] وضو کرنا چاہیے۔ اور دوسری صورتوں میں وضو مستحب ہے، جیسے کہ قرآن تلاوت کرنا اور مسجد میں داخل ہونا۔

واجب غسل: وہ غسل ہے جو مندرجہ بالا تین چیزوں میں سے (واجب نماز واجب طواف اور قرآن کے الفاظ کو چھونا اگر اپنے اوپر واجب کیا ہو) کسی ایک کو انجام دینے کے لیے کیا جائے، یا مساجد میں داخل ہونے کے لیے، یا ان سورتوں کی آیات کی تلاوت کرنا جو اس میں سجدہ واجب ہے، اگر اپنے اوپر واجب کیا ہو؛ غسل واجب ہے، نیز جس دن روزہ فرض ہو اور جنب شخص پر فجر تک ایک غسل کا وقت ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ نیز مستحاضہ عورت کے لیے جو روزہ رکھنا ہے اگر خون روئی کے اندر تک گیا ہے تو غسل کرنا چاہیے[3]، دوسری صورتوں میں غسل مستحب ہے، جیسے۔ جمعہ کا غسل، توبہ۔۔۔۔)۔

واجب تیمّم، نماز کے لیے واجب ہے جب وقت تنگ ہو، اور جنب کو مسجد الحرام یا مسجد النبی سے نکلنے کے لیے بھی تیمّم کرنا واجب ہے۔[4] دیگر صورتوں میں تیمّم مستحب ہے۔ بعض اوقات نذر وغیرہ سے طہارت واجب ہو جاتی ہے۔

طہارت کے لیے چار اہم حصے ہیں:

- پانی
- پانی سے طہارت
- مٹی سے طہارت
- نجاست اور اس کی اقسام

---

[1] - مراد یہ ہے کہ وضو، غسل اور تیمّم کو جو شرعی طہارت نہیں سمجھا جاتا اور ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا، مثلاً۔ ایک حائض عورت کی طرف سے نماز کی جگہ پر بیٹھ کر ذکر پڑھنے کا وضو اور تیمّم کرنا، اور وہ شخص جسے خود کو صاف کرنے کے لیے دھوتے ہیں اور قربۃ إلی اللہ کا ارادہ کسی خاص عنوان سے نہیں کرتا۔ (احکام الشریعۃ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 7)

[2] - کیونکہ عام حالات میں قرآن کی تحریروں کو چھونا واجب نہیں ہے اور اگر نذر یا عہد جیسی کسی وجہ سے چھونا واجب ہو جائے تو اس کے لیے وضو واجب ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، ص 8)

[3] - اس کی تفصیل عورتوں کے احکام میں آئے گی۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، ص 9)

[4] - یہ حکم جنابت کے لیے مخصوص ہے، اور اگر عورت کو ان دونوں مساجد میں سے کسی ایک میں حیض آتا ہے تو اسے وہاں سے نکلنے کے لیے تیمّم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن وہ جلدی سے نکل جائے اور مسجد میں نہ بیٹھے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 10)

پہلا حصہ: پانی

پانی کی پہلی قسم: مطلق پانی

مطلق پانی کی تعریف وہ مائع ہے جس پر پانی کا نام اطلاق ہوتا ہے اس میں کچھ ڈالے بغیر[1] اور اس کی تمام قسمیں پاک ہیں اور حدث[2] اور نجاست کو دور کرتی ہیں اور اس میں نجاست لگنے کے لحاظ سے تین گروپ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جاری پانی۔ ٹھہرا ہوا پانی۔ کنویں کا پانی (...)

دوسری قسم: مضاف پانی

کسی بھی چیز کے جسم سے نکالے گئے نچوڑ یا وہ پانی جو کسی اور چیز کے ساتھ اس طرح ملایا جائے کہ اسے خالص پانی نہ کہا جائے۔[3]

مضاف پانی پاک ہے، لیکن یہ حدث اور نجاست کو پاک کرنے والا نہیں ہے، اور دوسری صورتوں میں اس کا استعمال جائز ہے۔ اگر نجاست سے مل جائے تو نجس ہو جاتا ہے، خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ، اور نجس مضاف پانی کو کھانے پینے کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں۔ اگر مضاف پانی جو پاک ہے مطلق پانی سے ملایا جائے اگر یہ پانی کا نام نہ بدلے [مطلب اسے مطلق پانی کہہ سکے] اس سے طہارت جائز ہے۔

تیسری قسم: (سؤر) پینے سے بچا ہوا پانی

کتا، خنزیر، کافر اور ناصبی[4] کے آدھے کھائے ہوئے پانی کے علاوہ باقی جو پانی انسانوں اور دوسرے جانوروں کے آدھا کھایا جاتا ہے وہ پاک ہے۔ بہتر ہے کہ آدھے کھائے ہوئے مسخ شدہ مخلوق سے بچیں۔

نوٹ: ہر مسلمان یا غیر مسلمان کی ظاہر پاک ہوتا ہے، سوائے:

الف: اس شخص کے جو خدا کو نہیں مانتا، جو خدا کے وجود کا انکار کرتا ہے، نہ کہ وہ جو خدا کے وجود میں شک کرتا ہے۔ اور کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ کوئی خدا ہے یا نہیں۔

---

[1] - یہاں تک کہ اگر پانی میں نمک یا کیچڑ جیسی کوئی چھوٹی سی چیز اس طرح ڈال دی گئی ہو کہ اس کا اطلاق صرف پانی پر ہو جیسے سمندر کا پانی نمکین ہونے کے باوجود پانی کہلاتا ہے، اس کے برعکس اورنج جوس اور سیب کا رس، جسے اکیلا پانی نہیں کہا جاسکتا۔ (مترجم)

[2] - حدث ایسی چیز ہے جس کو دور کرنے کے لیے نیت کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے کہ نیند یا پیٹ سے ہوا کا نکلنا، لیکن خبث (نجاست) کو دور کرنے کے لیے نیت کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے کپڑوں پر خون کا دھونا۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 11)

[3] - جیسے پھلوں کے رس۔ گلاب۔ چائے.... (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب، جزء اول، طہارت، ص 20)

[4] - وہ شخص جس کی ائمہ یا مہدیین سے یا ان کے شیعوں سے کھلی دشمنی کرتا ہے اس لیے کہ وہ ان کے پیروکار ہیں۔

ب: ناصبی، جو ائمہ، مہدیین یا ان کے شیعوں میں سے کسی ایک سے نفرت اور دشمنی رکھتا ہے، کیونکہ وہ ان کے شیعہ ہیں۔[1]

جس کی طہارت اس کی ظاہری شکل کی بنیاد پر رکھی جائے، اس کا آدھا کھایا ہوا پانی بھی پاک ہے۔

دوسرا حصہ: پانی سے طہارت

جس میں وضو اور غسل شامل ہیں۔

وضو

وضو کا مضمون چار ابواب پر مشتمل ہے:

پہلا باب وہ چیزیں ہیں جو وضو کو باطل کرتی ہیں۔

یہ چھ اشیاء پر مشتمل ہے۔پیشاب، پاخانہ اور گیس خارج ہونا [2] اپنی معمول کی جگہ سے۔ (...)۔

اس کے علاوہ اس طرح سوئے کہ بصارت اور سماعت دونوں حواس پر قابو پالے انسان نہ کچھ دیکھے اور نہ سنے، اور کوئی اور چیز جو دماغ کو تباہ کرتی ہے، جیسے کوما، بے ہوشی، پاگل پن، اور مست ہونا۔ استحاضہ قلیلہ (حیض کے بعد عورت سے خون نکل جائے) اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

دوسرا باب: احکام تخلی

جس میں تین چیزیں پر مشتمل ہیں۔

---

1 - اگر کسی کو شک ہو جائے کہ فلاں شخص ناصبی ہے یا نہیں مطلب وہ ائمہ اور مہدیین اور ان کے شیعوں سے دشمنی رکھتا ہے یا نہیں تو اس کی طہارت اور غیر ناصبی ہونے پر فیصلہ کیا جائے گا۔ البتہ وہ شخص جو ناصبی نہیں ہے لیکن اس کے سامنے حق پیش کیا گیا ہے اور اس نے اسے رد کر دیا ہے۔اس کا آدھا کھایا ہوا کھانا اور ذبیحہ (جس جانور جو اس نے ذبح کیا ہے)۔ اور اس سے مصافحہ کرنا میں کوئی حرج نہیں اہل کتاب، یہود و نصاریٰ کے معاملے میں، اگر وہ غلو کرنے والے (مبالغہ آرائی کرنے والے) میں سے یا ناصبی نہ ہوں تو ان کی ظاہری پاکیزگی پر فیصلہ کیا جائے گا۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب، جزء اول، طہارت، ص 22)

2 - بعض اوقات انسان کو ایسی حالت محسوس ہوتی ہے کہ اس کے پیٹ میں گیس ہے اور اس کے نکلنے اور وضو کے باطل ہونے میں شک کرتا ہے اس صورت میں طہارت کا فیصلہ کیا جائے گا۔ شریعت کے احکام، طہارت کا پہلا حصہ، ص (25)

پہلا، بیت الخلاء کے احکام

انسان کو پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت شرمگاہ کو ڈھانپنا واجب ہے[1] اور پورے جسم کو ڈھانپنا مستحب ہے۔[2] قبلہ کی طرف منہ کرنا یا قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا حرام ہے۔[3] خواہ صحرا میں ہو یا عمارت میں، اگر عمارت اس طرح بنائی جائے کہ بیت الخلاء کی جگہ قبلہ کی طرف ہو یا پشت بقبلہ ہو۔ انسان کو ضروری ہے اس طرح بیٹھیں کہ یہ کام قبلہ کی طرف یا پشت بقبلہ نہ ہو۔[4]

دوسرا، استنباء (پیشاب کی نالی اور پاخانہ کے مخرج کو دھونا)

پیشاب کی نالی کو پانی سے دھونا واجب ہے اور امکان کی صورت میں اس کے بغیر کافی نہیں، پیشاب کی نالی کو دھونے کی کم از کم مقدار دو مرتبہ ہے۔[5] پاخانہ کے مخرج کو اس وقت تک دھونا چاہیے جب تک کہ نجاست اور اس کا اثر غائب نہ ہو جائے لیکن نجاست کی بو کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

اگر نجاست کا اثر مقعد سے زیادہ ہو تو اسے پانی سے دھونا واجب ہے، اور پانی کے بغیر کافی نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ مقعد سے زیادہ نہ ہو تو پانی سے دھونے اور پتھر سے صاف کرنے میں اختیار رکھتا ہے اور پانی سے دھونا بہتر ہے اور دونوں کے درمیان جمع زیادہ مکمل ہے (...)۔

تیسرا باب، وضو کرنے کا طریقہ

وضو کے پانچ فرض ہیں:

---

[1] - البتہ اگر بچے کی صفائی یا دیگر ضروری کاموں کی ضرورت ہو تو والدین بچے کی شرمگاہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ جب تک بچہ اس طرح کے کام کرنے سے قاصر ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 17)

[2] - جسم کا وہ حصہ جو مرد اور عورت کو دوسروں کے سامنے ڈھانپنا چاہیے وہ درج ذیل ہیں:

عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ غیر محرم کے سامنے صرف اپنا چہرہ، ہاتھ اور کلائی تک ہاتھ اور پاؤں کو ظاہر کرے۔

محرم کے سامنے عورت صرف اپنی گردن اور اس کے اوپر اور اپنے ہاتھوں کو اتنا ہی ظاہر کرے جتنا وضو کرنے کے لیے ضروری ہے اور ٹانگوں کو ساق کے نصف تک بھی اجازت ہے۔

عورت پر اپنی شرمگاہ کو دوسری عورت کے سامنے ڈھانپنا واجب ہے، لیکن بہتر ہے کہ اپنے سینوں کو گھٹنوں تک ڈھانپے۔

مرد پر اپنی شرمگاہ کو (دوسرے مردوں اور عورتوں کے سامنے) ڈھانپنا واجب ہے اور ناف کو گھٹنوں تک ڈھانپنا افضل ہے۔

اور والدین اپنے بچے کی شرمگاہ کو نہیں دیکھ سکتے۔ سوائے ضرورت کے، (مثلاً نجاست کو دھونا کے لیے) (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 27)

[3] - لیکن اگر بچہ ہو تو اسے قبلہ سے گھمانا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 28)

[4] - اگر اسے شک ہو کہ بیت الخلاء قبلہ کی طرف ہے یا قبلہ کے پیچھے تو اسے چاہیے کہ قبلہ کی سمت تلاش کرے کہ حرام انجام نہ دے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 28)

[5] - ایک بار نجاست کو دور کرنے کے لیے اور ایک بار جگہ کو پاک کرنے کے لیے، البتہ پانی کاٹ کر دوبارہ اس پر پانی ڈالنا ضروری نہیں ہے، نجاست کو دور کرنے کے کچھ دیر بعد اس پر پانی رکھ دینا کافی ہے۔ قلیل پانی ہو یا جاری فرق نہیں پڑتا۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت: ص 29)

پہلا فرض: نیت

نیت کسی کام کو دل سے کرنے کا ارادہ ہے اور اس طرح کیا جاتا ہے کہ وہ نیت کرے جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور اپنے باطن [1] کو پاک کرنے کے لیے وضو کرتا ہے اس پر واجب نہیں ہے کہ حدث کا برطرف کرنے یا کسی ایسے عمل کی اجازت جس میں طہارت شرط ہو، [جیسے نماز،] یا واجب وضو یا مستحب وضو کی نیت کرے، کپڑے یا کسی چیز کو نجاست سے پاک کرنے کے لیے نیت ضروری نہیں، اگر قرب الٰہی کی نیت سے ہو تو ٹھنڈا ہونے کی نیت بھی شامل کر لیتا ہے اس کا وضو درست ہے۔ نیت کا وقت ہاتھ دھونے کا وقت (وضو شروع کرنے سے پہلے) ہے اور نیت کا آخر وقت چہرہ دھونے کا وقت ہے۔ اور وضو ختم ہونے تک اپنی نیت پر قائم رہنا چاہیے۔ [2]

دوسرا فرض: چہرہ دھونا ہے۔

چہرے کی حد بالوں کے بڑھنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک لمبائی کی طرف سے ہے اور ہاتھ کی انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے درمیان کا فاصلہ چوڑائی کی طرف سے ہے اور جو کچھ اس کے باہر ہے وہ چہرے کا حصہ نہیں ہے چہرے کو اوپر سے نیچے ٹھوڑی تک دھونا چاہیے۔ اور اگر اس کے برعکس کیا جائے تو درست نہیں ہے۔

تیسرا فرض: ہاتھ دھونا ہے۔

کہنیوں سے لے کر انگلیوں کے سروں تک ہاتھ دھونا واجب ہے اور دو کہنیوں کو بھی دھونا چاہیے۔ اور دھونا کہنی سے شروع کرنا چاہیے۔ اسے نیچے سے اوپر تک دھونا کافی نہیں ہے۔ پہلے دایاں ہاتھ دھونا واجب ہے۔

چوتھا: فرض سر کا مسح کرنا ہے۔

سر کے مسح کی واجب مقدار وہ ہے جب کہا جائے کہ اس پر مسح کیا گیا ہے [3] اور مستحب مقدار چوڑائی کے لحاظ سے تین جڑی ہوی انگلیوں کی چوڑائی کے برابر ہو۔ سر کا مسح صرف سر کے اگلے حصے پر کرنا چاہیے، اور وضو سے بچ جانے والی رطوبت سے مسح کرنا واجب ہے، اور ہتھیلی کو کسی دوسرے پانی سے گیلا نہیں ہونا چاہیے ۔ [4]

---

1 - باطنی طہارت کے مطلب وہ حالت ہے جس میں طہارت پر مشروط اعمال جیسے نماز پڑھنا یا قرآن کو چھونا۔ وغیرہ کی اجازت ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 33)

2 - اگر وضو کرتے وقت اپنی نیت پر شک کرے تو کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ وہ وضو میں خلل نہ ڈالے۔ اور رکاوٹ ڈالنے کا ارادہ بھی نہ رکھے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 34)

3 - وہ اپنے دائیں یا بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے سر کا مسح کر سکتا ہے اور اگر نہ کر سکے تو ہاتھ کی پشت سے مسح کرے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 39)

4 - اگر سر کا مسح کرتے وقت اس کا ہاتھ اس کی پیشانی کو لگ جائے اور اس کا ہاتھ پیشانی کی رطوبت کو لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 39)

پانچواں فرض: پاؤں کا مسح کرنا ہے۔

پاؤں کا مسح کرتے وقت انگلیوں کے سروں سے لے کر پاؤں کی ابھار تک مسح کرنا واجب ہے، اور اس کے برعکس بھی جائز ہے۔ پاؤں پر مسح کرنے کا ترتیب نہیں ہے۔ مسح کرتے وقت پاؤں کی جلد کا مسح کرنا واجب ہے اور پاؤں کی جلد اور ہاتھوں کے درمیان کوئی پتلی یا موٹی چیز ڈالنا جائز نہیں۔ ممکن ہونے کی حد تک واجب ہے کہ ہتھیلی کے تمام حصے سے پاؤں پر مسح کرے۔

چند مسائل:

پہلا مسئلہ: وضو کا اس ترتیب سے کرنا چاہیے پہلا منہ دھو کر وضو شروع کرنا چاہیے اور پھر دائیں ہاتھ، پھر بائیں ہاتھ، پھر سر اور پھر پاؤں کا مسح کریں۔ (...)

دوسرا مسئلہ: موالات وضو میں واجب ہے۔ یعنی چہرہ اور ہاتھ دھونے اور سر اور پاؤں کا مسح کرنے کے درمیان اتنا فاصلہ نہیں ہونا چاہیے کہ اسے عرفی (رسم ورواج) کی نظر سے وضو نہ سمجھا جائے۔

تیسرا مسئلہ: پہلی بار چہرہ اور ہاتھ دھونا فرض ہے، دوسرا بار سنت ہے اور تیسری مرتبہ بدعت ہے[1]؛ اور مسح کرنے میں کوئی تکرار نہیں ہے۔ (...)

غسل

اس کی دو قسمیں ہیں: واجب اور مستحب۔

چھ واجب غسل ہیں: غسل جنابت، حیض، استحاضہ جس میں خون روئی سے گزرتا ہے، غسل نفاس، کسی ایسے میت کو چھونا جس کو غسل نہ دیا گیا ہو اور اس کا جسم ٹھنڈا ہو، اور میت کو غسل دینا، اس کی تفصیل پانچ ابواب میں آتی ہے

پہلا باب: غسل جنابت

جنابت میں تین چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے: وجہ جنابت، جنابت کے احکام اور اس کا غسل۔

جنابت کی وجہ:

منی کا انزال: اگر اسے معلوم ہو کہ جو چیز اس سے نکلی ہے وہ منی ہے تو اس پر غسل جنابت واجب ہے۔

جنابت کے احکام:

وہ چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں۔ عزائم کی سورتوں میں سے کسی ایک سورت کا تمام یا کچھ حصہ پڑھنا حرام ہے، وہ سور تین جن میں سجدہ واجب ہے، حتی کہ بسم اللہ کا ذکر بھی، اگر ان سورتوں میں سے کوئی ایک نیت ہو۔ مجنب پر حرام ہے۔

---

[1] ۔ اگر وضو کے حصوں کو دو بار سے زیادہ دھوئے اور پھر اسے معلوم ہو کہ دو بار زیادہ دھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ پڑھی گئی نمازیں صحیح ہیں اور ان کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 41)

قرآن کی تحریر کو چھونا یا وہ چیزیں جو اس پر اللہ سبحان وتعالیٰ یا انبیاء یا اوصیا میں سے کسی ایک کا نام لکھا ہو، مسجد میں بیٹھنا[1] یا اس میں کوئی چیز رکھنا، خاص طور پر مسجد الحرام اور [مدینہ منورہ میں] مسجد النبی سے گزرنا۔ اگر کوئی مسجد الحرام یا مسجد النبی میں مجنب ہوا تو تیمّم کرے اور پھر وہاں سے نکل جائے۔ (...)

غسل کرنے کا طریقہ:

غسل میں پانچ چیزیں واجب ہیں۔

غسل کے نیت کرنا اور غسل ختم ہونے تک اس نیت پر باقی رہنا بدن کی جلد کو دھونا جس طرح کہ اسے دھلائی کہا جائے۔ اور (تخلیل) پانی کو ایسی جگہ پہنچانا جہاں خود پانی نہ پہنچے۔

ترتیب، کا مطلب یہ ہے کہ پہلے سر[2] کو دھوئے پھر باقی بدن کو، اور بہتر یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف کو دھویا جائے، پھر بائیں طرف، اور دائیں بائیں کے درمیان ترتیب پر عمل کرنا واجب نہیں ہے۔ اگر یہ ایک لمحے میں پانی میں ڈبکی لگائے تو ترتیب گر جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ارتماسی غسل میں ترتیب نہیں ہے۔

دوسرا باب حیض

اس باب میں حیض اور اس سے متعلق مسائل کی تفصیل ہے۔

حیض کیا ہے؟

یہ وہ خون ہے جو طلاق یافتہ عورتوں میں عدہ ختم ہونے سے متعلق ہے[3] اور اس کے سب سے کم مقدار معین تعداد ہوتا ہے، یہ اکثر سیاہ اور گاڑھا ہوتا ہے اور گرمی اور جلن کے ساتھ نکلتا ہے۔

اہواری کا خون (حیض) اور کنوارہ پن کے خون میں غلطی ہو سکتی ہے۔ اس لیے عورت کو اس روئی کو دیکھنا چاہیے جو وہ شرمگاہ میں ڈالتی ہے، اگر خون گول شکل کا ہے تو یہ اس کے کنوارہ پن کا خون ہے[4] اور جو لڑکی نو سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے دیکھتی ہے وہ ماہواری کا خون نہیں ہے۔

---

1 - اماموں کے حرم کو بھی مساجد کا حکم حاصل ہے اور در حقیقت ان کی حرمت اس سے بڑھ کر ہے اور حرم کی حدود قبر اور پہلی عمارت جو قبر کو ڈھانپتی ہے سمجھا جاتا ہے اور اگر یہ عمارت بڑی کیا جائے اضافی حدود بھی حرم میں شامل ہے اور اگر یہ چھوٹی کیا جائے نیز، کم کی گئی حدود حرم سے باہر ہے۔ البتہ اس حکم میں اماموں کے فرزند [امام زادہ] شامل نہیں ہیں۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 52)

2 - سوال: کیا غسل میں گردن کو سر کے ساتھ دھونا واجب ہے یا بدن کے دائیں یا بائیں طرف کے ساتھ؟ جواب ہے سر کے ساتھ گردن کو دھونا ہے لیکن جو ترتیب واجب ہے وہ سر سے شروع کرنا ہے۔ پھر بدن کو دھونا ہے اور دائیں اور پھر بائیں طرف کا ترتیب سے دھونا مستحب ہے۔ (لجنۃ فقہیہ 21 شوال 1438 (alljnahalfkheah@yahoo.com))

3 - اس کا مطلب یہ ہے کہ آزاد طلاق یافتہ عورت، (کنیز کے مدمقابل) اگر اسے حیض آئے تو اسے تین عدتیں ادا کرنی ہوں گی، اور طلاق کے بعد تیسری حیض کا خون دیکھ کر اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔ اس وجہ سے حیض کا خون، استحاضہ خون اور نفاس خون سے مختلف ہے جس کا مطلقہ خواتین کے عدت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 55)

4 - اگر روئی خون سے داغ دار ہو تو یہ حیض ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 56)

ماہواری کی کم از کم مقدار تین دن [1] اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے، دو حیض کے درمیان طہارت سب سے کم مقدار دس دن ہے اور زیادہ سے زیادہ مقدار کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ حیض کی سب سے کم مقدار کے لیے یہ شرط ہے کہ یہ لگاتار تین دن ہو۔ [2] وہ خون جو عورتوں کو رجونورتی (یائسگی) کے بعد آتا ہے حیض نہیں ہے، قریشی (سیدہ) عورت [3] ساٹھ سال کے آخر میں اور دوسری عورتیں پچاس سال کے آخر میں وہ رجونورتی کی عمر کو پہنچ جاتا ہے۔ کوئی خون جو عورت تین دن سے کم دیکھے وہ حیض نہیں ہے۔ چاہے وہ مبتدئہ (جسے پہلی دفعہ خون آیا) [4] ہو یا عادت رکھتی ہے. [5] عورت جو خون حیض کے تیسرے اور دسویں دن کے درمیان دیکھے وہ حیض ہے، اگر حیض ہونے کا امکان ہو، یعنی اس کی شرائط کا حامل ہو، تو یہ حیض ہے، چاہے وہ حیض کے خون کی طرح نظر آئے یا نہ آئے۔

تیسرا باب: استحاضہ

اس باب میں استحاضہ کی اقسام اور احکام ہیں۔

خون استحاضہ:

زیادہ تر، پیلا رنگ ٹھنڈا اور پتلا ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ باہر آتا ہے۔ کبھی کبھی ماہواری کا خون (حیض) بھی یہی خصوصیات رکھتے ہیں؛ اس لیے حیض کے دوران پیلا اور کالا خون حیض کا خون ہے۔ اور یہی خون (اسی خصوصیات) کے ساتھ طہارت کے دوران حیض نہیں (بلکہ استحاضہ ہے)۔

کوئی بھی ایسا خون جسے عورت تین دن سے کم دیکھے اور یہ زخم یا چوٹ کی وجہ سے نہ ہو۔ خون استحاضہ ہے۔ جو خون عادت سے زیادہ اور دس دن سے زیادہ ہو وہ بھی وہی ہے۔ اسی طرح وہ خون جو نفاس کے دنوں سے زیادہ (دس دن) ہو اور اس میں

---

[1] - ہر دن میں 24 گھنٹے ہوتے ہیں، اس لیے اگر وہ دوپہر 12 بجے خون دیکھے تو اگلے دن دوپہر 12 بجے تک ایک دن ہوگا۔ (احکام الشریعہ بین السائل و المجیب جزء اول، طہارت، ص 58)

[2] - پس اگر وہ دو دن خون دیکھے اور ایک دن خون نہ دیکھے، تو دوبارہ خون دیکھے، اس کا حکم حیض نہیں ہے۔ اور اگر رمضان کے مہینے میں، اس نے خون دیکھ کر فوراً روزہ توڑ دے اور خون دیکھ کر نماز چھوڑ دے کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ اسے حیض آیا ہے لیکن خون بند ہو جائے تو اس پر روزے اور نماز کی قضا واجب ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 56)

[3] - وہ عورت جو قریش کے کسی قبیلے سے اپنے والد کے ذریعے تعلق رکھتی ہے، جن میں سے بعض علویوں اور عباسیوں کی طرح مشہور ہیں۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 57)۔ " مترجم"

[4] - وہ عورت جو پہلی بار خون دیکھتی ہے، (احکام الشریعہ بین السائل و المجیب، جزء اول، طہارت ص 58)

[5] - اس کا مطلب ہے کہ اسے باقاعدہ حیض آتا ہے، جسے تین قسمیں ہیں :

عدد اور وقت کی عادت رکھنی عورت، ایک خاص وقت (مہینے کے پہلے) اور دنوں کی ایک خاص تعداد میں، (سات دن) حیض دیکھتی ہے۔

عدد میں عادت رکھنی عورت، صرف حیض کے دنوں کی تعداد معلوم ہوتی ہے، اس کے شروع ہونے کا وقت معلوم نہیں۔

وقت میں عادت رکھنی عورت صرف حیض شروع ہونے کے وقت معلوم ہوتی ہے، دنوں کی تعداد نہیں۔ (احکام الشریعہ بین السائل و المجیب جزء اول، طہارت، ص 58)

ماہواری کے خون کی علامات نہ ہوں یا وہ خون جو حمل کے دوران ہو یا وہ خون جو بلوغت سے پہلے یا رجونورتی کے بعد نکلے، سب استحاضہ ہیں ۔

چوتھا باب: نفاس

نفاس ولادت کے دوران خون ہے اور اس کے کم از کم کی حد نہیں ہے اور یہ ایک لمحہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر عورت جنم دیتی ہے اور خون نہ دیکھے تو اس عورت کا نفاس نہیں ہوتا، اگر وہ جنم دینے سے پہلے خون دیکھے تو اسے پاک (اور استحاضہ) سمجھا جاتا ہے، نفاس خون کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ اگر کوئی عورت جڑواں بچوں سے حاملہ تھی۔ اور ان میں سے ایک کی پیدائش دیر سے ہوئی ہو تو اس کی نفاس پہلے بچے کی پیدائش سے شروع ہو جاتی ہے لیکن اسے دوسرے بچے کی پیدائش سے دس دن گننے چاہئیں۔

پانچواں باب: میت کے احکام

اس کے پانچ احکام ہیں [1]

پہلا، محتضر

محتضر (جان کنی کی حالت میں) کے واجبات: میت کو قبلہ کی طرف پیٹھ پر رکھا جائے اور اس کا چہرہ اور پاؤں کے تلوے قبلہ کی طرف ہوں اور یہ واجب کفائی ہے[2]۔

دوسرا، میت کو غسل دینا

میت کو غسل دینا، کفن دینا، دفن کرنا اور نماز پڑھنا واجب کفائی ہے۔ میت کی واجبات کو پورا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہے جو وراثت کے لحاظ سے اس کے سب سے زیادہ قریب ہو۔ اگر میت کے رشتہ دار مرد اور عورت دونوں ہوں تو مرد میت سے متعلق کام کرنے میں عورتوں سے زیادہ لائق ہیں۔[3] شوہر تمام معاملات میں اپنی بیوی کا دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔

---

1 - احتضار۔ میت کو غسل دینے، میت کو کفن دینے اور دفن کرنے کی رسم (مترجم)

2 - اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک فرد میت کے کاموں میں مشغول ہو جائے تو وہ دوسروں کے لیے اس بارے میں کوئی اقدام کرنا واجب نہیں۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 73)

3 - یقیناً یہ ہے اگر وہ وراثت کے طبقے میں برابر ہوں، لیکن دوسری صورت میں، اگر کوئی عورت وراثت کے لحاظ سے میت سے قریب تھی وہ عورت اس آدمی سے زیادہ مستحق ہو گی جس کا طبقہ دور ہے۔ جیسے کہ میت کے وارث ان کی بیٹی اور بھائی ہیں تو اس اس صورت میں، بیٹی مقدم ہو گی۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 74)

میت کو غسل دینے کے فرائض

سب سے پہلے میت سے ہر کوئی نجاست، صاف کیا جائے، پھر میت کو بیری ملے ہوئے پانی سے غسل دینا چاہیے۔ یعنی میت کے سر سے شروع کریں، پھر میت کے دائیں طرف اور پھر بائیں جانب کو دھوئے۔[1] بیری کی کم از کم مقدار جو پانی میں مل جاتی ہے اتنی ہے کہ اسے بیری کا پانی کہا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد میت کو اسی طرح کافور[2] ملے ہوئے پانی سے غسل دیا جائے۔ تیسری مرتبہ میت کو خالص پانی سے غسل دینا چاہیے جیسا کہ جنابت کے لیے کیا جاتا ہے۔ (...)

تیسرا، میت کو کفن دینا

میت کو تین کپڑوں میں کفن دینا واجب ہے۔ لنگ[3]، کرتہ[4] اور چادر[5] اگر جنسی کی صورت میں ایک کپڑا کافی ہے۔ (...)

چوتھا: زمین میں دفن کرنے کے احکام[6]

(....)

تدفین کے فرائض

اگر ممکن ہو تو میت کو زمین میں دفن کیا جائے، اگر وہ سمندر میں ہو اور اسے خشکی پر نہ لایا جا سکے، یا میت کے ساتھ کوئی بھاری چیز رکھا جائے، یا کسی ایسے مناسب اور بھاری برتن میں رکھا جائے جو پانی پر کھڑا نہیں ہوتا۔ اور سمندر میں پھینک دیا جائے، اسے قبلہ کی طرف منہ کرکے اور دائیں طرف سونا چاہیے، مگر یہ کہ وہ غیر مسلم عورت ہو جو کسی مسلمان سے حاملہ ہو اور مر گئی ہو اسے قبر میں پیٹھ قبلہ کی طرف کرکے رکھنا چاہیے۔[7]

تیسرا حصہ: مٹی سے طہارت (تیمّم)

اس حصے کے چار باب ہیں۔

پہلا باب: وہ صورتیں جہاں تیمم کرنا درست ہے۔

یہ حصہ کئی حالات پر مشتمل ہے۔

پہلے، پانی نہ ہو (...)

دوسرا، پانی تک رسائی ممکن نہ ہو (...)

---

1 - جسم کے بائیں اور دائیں طرف کا ترتیب واجب نہیں ہے، (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 76)

2 - پانی میں کافور کی کم سے کم مقدار اتنی ہوتی ہے کہ اسے کافور کا پانی کہا جاسکتا ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول طہارت، ص 78)

3 - ۔ ناف سے گھٹنوں تک شرمگاہ کے ارد گرد کے لیے ایک ٹکڑا (مترجم)

4 - جسم کو ڈھانپنے کے لیے ایک ٹکڑا (مترجم)

5 - پورے جسم کے لیے ایک ٹکڑا (مترجم)

6 - چوتھی فرض میت کے لیے نماز پڑھنا ہے جس کی وضاحت نماز کی کتاب میں موجود ہے۔ (مترجم)

7 - ۔ تاکہ جنین کا رخ قبلہ کی طرف ہو۔ (مترجم)

تیسرا، خوف (۔۔۔)

دوسرا حصہ، وہ چیزیں جن پر تیمّم کرنا درست ہے۔

تیمّم، ہر اس چیز پر صحیح ہے جس پر زمین کا نام لگایا جائے۔ (...)

تیسرا حصہ، تیمّم کرنے کا طریقہ

نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے تیمّم کرنا صحیح نہیں ہے، اور یہ درست ہے جب وقت تنگ ہو؛ اور وقت بہت زیادہ ہونے کہ باوجود، یہ درست نہیں سوائے اس حالت کے جہاں وہ پانی سے طہارت حاصل کرنے سے مایوس ہو۔مثال کے طور پر ایک بیمار جس کے لیے پانی نقصان دہ ہے۔

تیمّم کے فرائض

نیت [1] اور عمل کے اختتام تک اسے جاری رکھنا اور ترتیب کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ زمین پر رکھے پھر پیشانی پر بال اُگنے کی جگہ سے ناک کی نوک تک، ہاتھ چہرے پر کھینچیں پھر دوبارہ اپنے ہاتھ زمین پر رکھیں اور اپنے ہاتھوں کے پچھلے حصے کو مٹی سے مسح کریں۔

وضو کے بدلے تیمّم اور غسل کے بدلے تیمّم دونوں میں ہتھیلیوں کو دو بار زمین پر مارنا چاہیے۔ایک بار چہرے کا مسح کرنے کے لیے اور ایک ہاتھ کا مسح کرنے کے لیے۔ (...)

چوتھا حصہ۔ نجاسات اور ان کے احکام

نجاست کے بارے میں ایک لفظ:

نجاست کی دس قسمیں ہیں:

پہلا اور دوسرا۔ پیشاب اور پاخانہ [2]

کسی بھی حرام گوشت جس کا خون جہندہ (اگر اس کی رگ کاٹی جائے تو خون اچھل کر نکلتا) ہے اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ ذاتی طور پر حرام گوشت ہے جیسے شیر یا چیتے، یا اس میں یہ صفت شامل کی گئی ہو، جیسے کہ نجاست خوار جانور تو ان کے پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور وہ جانور جو اچھلنے والا خون نہیں رکھتا اس کا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے۔

---

1 - نیت میں واضح کرنا چاہیے کہ تیمّم وضو یا غسل کے بجائے کر رہا ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 95)

2 - مصنوعی پیشاب جو لیبارٹریوں میں بنایا جاتا ہے وہ نجس نہیں ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 100)

تیسرا۔ منی

تمام جانوروں کی منی [1] نجس ہے خواہ وہ حرام گوشت ہو یا حلال گوشت، اور جس جانور کا خون اچھل کر نہیں نکلتا [2] اس کی منی پاک ہے۔

چوتھا۔ مردار

کسی بھی جاندار کی لاش ہی نجس ہے جس کا خون اچھل کر نکلتا ہے۔ (...)

پانچواں۔ خون

صرف رگوں والے جانوروں کا خون نجس ہے، لیکن وہ جانور کا خون جو اچھل کر نہیں نکلتا ہے۔ مچھلی اور اس طرح جانور۔ ان کا خون پاک ہے۔ [3]

چھٹے اور ساتویں۔ کتا اور سور

کتے اور خنزیر کا جسم اور لعاب دونوں نجس ہیں۔ (...)

آٹھواں۔ نشہ آور اشیاء

تمام نشہ آور مائعات [4] نجس ہیں۔ [5]

اگر انگور کے رس کو ابال کر گاڑھا کر لیا جائے اگرچہ وہ نشہ آور نہ ہو تو نجس ہے [6] اور جب اس کا دو تہائی ابالنے سے ضائع ہو جائے تو پاک ہو جاتا ہے۔

---

[1] - اس سے مراد وہ تمام جانور ہیں جن کا خون اچھل کر نکلتا ہے، جیسے انسان، خچر، اور... (مترجم)

[2] - جیسے مچھلی، سانپ اور... (مترجم)

[3] - اگر خون خشک ہو کر کالا ہو جائے تو بھی نجس ہے لیکن اگر استحالہ ہو جائے اور جلد کا رنگ بدل جائے۔ مطلب جلد بن جائے یہ نجس نہیں ہے، اور منہ، کان یا ناک میں خون بھی نجس ہے، اور منہ میں خون کو نگلنا جائز نہیں ہے۔ منہ کو پانی سے یا بغیر پانی سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ (مطلب منہ سے خون کو اس طرح باہر پھینک دیا جائے کہ لعاب میں موجود خون کا اثر مٹ جائے) نیز وہ خون جو انڈے میں یا کسی بھی جانور جو اچھلنے والا خون رکھتا ہے، موجود ہو۔ یہ نجس ہے اور اس کا کھانا حرام ہے۔ اگر کوئی کافر یا ناصبی کسی مسلمان کو بے دریغ اور فری طور پر خون دیتا ہے۔ کوئی مسئلہ نہیں.

خون یا پاخانہ کے پاک ہونے کے بعد کپڑوں پر جو رنگ باقی رہ جائے وہ نجس نہیں ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 103)

[4] - لیکن حشیش جیسے جامدات نجس نہیں ہیں۔ حالانکہ وہ حرام ہیں۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب، طہارت، ص 104)

[5] - نشہ آور اشیاء کو طبّی اور صنعتی مقاصد کے لیے استعمال کرنا جائز ہے اور اس صورت میں وہ نجس نہیں ہیں کیونکہ وہ طبّی یا صنعتی استعمال کی نیت سے بنائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ طبّی یا صنعتی مقاصد کے لیے الکحل کو کریموں اور پرفیوم میں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر کوئی ڈاکٹر ایسی دوا تجویز کرے جس میں صنعتی الکوحل کا کچھ فیصد ہو اور اگر نشہ آور نہ ہو اور ان چیزوں میں سے نہ ہو جسے بدکار لوگ نشہ کرنے کے لیے پیتے ہیں۔ تو کوئی مسئلہ نہیں. دوا بنانے کے لیے تھوڑی سی نشہ آور ادویات کا استعمال اور استعمال کی مقدار اور تعدد کے لحاظ سے ڈاکٹر کے نسخے اور حکم کے مطابق مریض کے لیے کھانا بھی جائز ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 105)

[6] - لیکن اس کا بخارات پاک ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول طہارت ص 104)

نواں۔ فقاع (جو کا پانی) [1]

دسواں۔ کافر

اس کی نجاست کا حکم یہ ہے: جو شخص خدا کے وجود کا انکار کرے، (ایسا نہیں کہ اس نے جہالت یا بے حسی کا موقف اختیار کیا ہو) وہ نجس ہے، ناصبی شخص جو ائمہ یا مہدیین یا ان کے شیعوں میں سے کسی ایک کا دشمن ہو، وہ نجس ہے

نجاست کے احکام پر ایک جملہ

نماز اور طواف کرنے اور مساجد میں داخل ہونے سے پہلے بدن اور کپڑوں سے نجاست کو دور کرنا واجب ہے، برتنوں کو استعمال کرنے سے پہلے ان سے نجاست کو دور کرنا بھی واجب ہے۔

برتنوں کے احکام کے بارے میں ایک لفظ

سونے اور چاندی کے برتنوں کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں۔ دوسرے معاملات میں بھی استعمال جائز نہیں ہے۔

جانوروں کی کھال کا استعمال درست نہیں جب تک کہ وہ حیات میں پاک و پاکیزہ نہ ہوں اور شرعی ذبح نہ کیے جائیں۔[2]

---

[1] - یہ ایک قسم کا مشروب ہے جو، جو سے لیا جاتا ہے اور حرام اور نجس ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 105
آجکل کا موجودہ ماء شعیر یا جو کا پانی، اگر ابال آنے سے پہلے جو کو بھگو دیا گیا ہو اور جو کو پانی سے نکال دیا گیا ہو۔ یہ حلال ہے ورنہ ناپاک اور حرام ہے اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ اسلامی ملک میں بنایا گیا ہے تو حکم دیا جائے کہ یہ حلال ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 105)

[2] - اس صوفہ پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں جو نہ جانے اس کے اوپر کس قسم کی چمڑی سے بنا ہوا ہے، لیکن اسے رطوبت سے چھونے سے نجس ہونے کا باعث بنتا ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب جزء اول، طہارت، ص 113)

کتاب نماز [1]

جو چار حصوں پر مشتمل ہے اور اس کے بارے میں معلوم کرنے کے لیے چار اصولوں کی وضاحت کی ضرورت ہے

پہلا اصول: نماز کی مقدمات [2]

اور وہ سات مقدمات ہیں۔

پہلا مقدمہ: نمازوں کی تعداد کے بارے میں

فرض نمازیں، نو ہیں، رات اور دن کی نمازیں (روزانہ نمازیں)، نماز جمعہ، عید قربان اور عید الفطر کی نماز، چاند گرہن کی نماز، زلزلہ کی نماز، نماز آیت، طواف کی نماز، نماز میت، اور وہ نماز جو انسان منت کے ساتھ اپنے آپ پر واجب کرے، اور اس کے علاوہ باقی نمازیں مستحب ہیں۔

روزانہ نمازیں:

حضر [3] میں سترہ رکعات ہیں، صبح کی نماز، دو رکعات، نماز مغرب، تین رکعات، ظہر، عصر اور عشاء کی نماز، ہر ایک چار چار رکعات، دوران سفر میں ہر چار رکعتی نماز کے دو رکعت کم ہو جاتی ہیں۔

روزانہ نمازیں کے نوافل:

حضر میں چونتیس رکعتیں ہیں۔ [4] ظہر کی نماز سے پہلے آٹھ رکعت، (چار دو رکعتیں نماز) عصر کی نماز سے پہلے آٹھ رکعت، (چار دو رکعتیں نماز) نماز مغرب کے بعد چار رکعت، (دو دو رکعتیں نماز)، عشاء کی نماز کے بعد، بیٹھ کر دو رکعت نماز، جو ایک رکعت شمار ہوتی ہیں۔ اور رات کی نماز گیارہ رکعات ہیں، (چار دو رکعتیں نماز- رات کی دو رکعت نافلہ اور دو رکعت شفع اور ایک رکعت وتر، اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل۔

ظہر اور عصر کی نفل سفر میں چھوٹ جاتے ہیں۔ لیکن نماز وتیرہ (عشا کی نفل) چھوٹ نہیں جاتی۔

---

[1] - کتاب نماز میں کچھ اصلی ابواب ہیں: مقدمات نماز، افعال نماز، مبطلات نماز، دیگر نمازیں (روزانہ اور نوافل کے علاوہ) شکیات نماز، نماز قضا، نماز جماعت، نماز خوف اور مطاردہ، نماز مسافر (احکام الشریعۃ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 7)

[2] - مقدمات نماز سات چیزیں ہیں: نمازوں کی تعداد، نمازوں کی اوقات، قبلہ، نمازی کے کپڑے، مکان نماز، جس چیز پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔ اذان اور اقامت۔ (احکام الشریعۃ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 8)

[3] - وطن یا ایسی جگہ جہاں وطن کے حکم اس پر اطلاق ہو۔ (مترجم)

[4] - امام عسکری (ع) نے فرمایا: (مومن کی نشانیاں پانچ چیزیں ہیں: اکاون رکعت نماز، اربعین کی زیارت، داہنے ہاتھ کی انگوٹھی، پیشانی زمین پر رکھنا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے کہنا۔) الوسائل الشیعۃ جلد 14 ص 478 (احکام الشریعۃ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 9)

تمام نوافل تشہد اور سلام کے ساتھ دو رکعت ہیں، سوائے اس کے جو اس کے بارے میں بیان کی گئی ہے، جو دو رکعتوں سے کم یا زیادہ ہو، جیسے نماز وتر اور اعرابی نماز[1] (...)

دوسرا مقدمہ۔ نمازوں کی اوقات

یہ بحث اوقات اور اس کے احکام میں ہے۔

واجب روزانہ نمازوں کا وقت

ظہر اور عصر کی نماز کا وقت زوال آفتاب (ظہر شرعی) سے غروب آفتاب تک ہے۔ نماز ظہر کا مخصوص وقت، زوال آفتاب کے آغاز سے ظہر نماز پڑھنے تک ہے[2] اور عصر نماز کا مخصوص وقت چار رکعتیں نماز پڑھنے سے غروب تک اور ان دونوں ٹائم کے درمیان مشترک ٹائم ہے۔ (...)

وقت نماز کے احکام

چند مسائل:

اول: جب کوئی عذر لاحق ہو جو نماز کی رکاوٹ ہو مثلا جنون اور حیض اور یہ ہونے سے پہلے طہارت اور نماز پڑھنے کے مدت، اذان سے وقت گذر گیا ہو، تو واجب ہے عذر برطرف ہونے کہ بعد قضاء نماز کو بجالائے (۔۔۔)

تیسرا: اگر انسان کے پاس کوئی ایسا راستہ ہو جو نماز کا وقت تعیین کر سکے تو اپنے ظن اور گمان پر عمل نہیں کر سکتا لیکن اگر وقت ہونے پر یقین نہیں کر سکتا اس کو چاہیے کوشش کرے [تا نماز کا وقت پر یقین حاصل کرے] (...)

چوتھا: ایک دن کے واجب نمازوں کی قضا بجالانے میں ترتیب کو رعایت کرنا چاہیے یعنی اگر ایک واجب نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو یاد آیا کہ اس سے پہلے والی واجب نماز (جو اسی دن کا ہے) نہیں پڑھا ہے تو جب تک واپس آنے کا امکان ہو اپنی نیت کو پچھلی نماز کی نیت پہ واپس لائے اور اگر ممکن نہ ہو تو پچھلی قضا نماز کو پھر سے پڑھ لے۔

---

[1] - روایت ہے کہ ایک بدو عربی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: (یا رسول اللہ (ص) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہیں۔ ہم اس صحرا میں ہیں اور مدینہ سے بہت دور ہیں اور ہر جمعہ کو آپ کے پاس نہیں آ سکتے۔ مجھے کوئی ایسا عمل سکھائیں جس میں نماز جمعہ کی فضیلت ہو کہ میں اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور انہیں بھی بتا دوں)۔ رسول اللہ (ص) نے فرمایا: (جب سورج طلوع ہو تو دو رکعت پڑھے، پہلی رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور سات مرتبہ سورہ فلق پڑھے، دوسری رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور سات مرتبہ سورہ ناس پڑھیں، سلام کے بعد آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھیں، پھر اٹھ کر آٹھ رکعت نماز دو سلام کے ساتھ پڑھیں، ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور سورہ نصر اور توحید 25 مرتبہ پڑھیں۔ جب تم اپنی نماز سے فارغ ہو تو ستر مرتبہ کہو: "سبحان رب العرش الکریم ولاحول ولا قوۃ إلا باللہ العلی العظیم"۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنا کر منتخب کیا، ہر وہ مومن مرد اور عورت جو جمعہ کو یہ دعا پڑھتا ہے۔ میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے مقام سے اٹھے، اس کے اور اسکے والدین کے گناہوں معاف کر دیا جاتا ہے)۔ وسائل الشیعہ (آل البیت) جلد 7، ص 369، (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا اجزء، صلاۃ، ص۔ 10)

[2] - یعنی چار رکعت حضر میں پڑھنے تک یا دو رکعت سفر میں۔ (مترجم)

تیسرا مقدمہ: قبلہ

اس میں درج ذیل مباحث شامل ہیں: قبلہ کا رخ، مستقبل [جس شخص کو قبلے کی طرف رخ کرنا فرض ہے] دوسرے کام جو قبلے کی طرف منہ کر کے انجام دینا ضروری ہیں اور قبلے کے احکام۔

پہلا: قبلے کا رخ

جو شخص مسجد الحرام میں موجود ہے اس کا قبلہ کعبہ اور جو حرم میں ہو اس کا قبلہ مسجد الحرام اور جو حرم سے باہر ہو قبلہ حرم ہی ہے۔ قبلے سے مراد قبلے کی سمت (رخ) ہے نہ اس کی عمارت (بلڈنگ) (---)

دوسرا: وہ شخص جو قبلہ کی طرف ہو۔

اگر کسی شخص کو قبلے کا پتا ہے تو اس پر واجب ہے نماز کے لیے قبلے کی طرف منہ کرے اور اگر قبلے کی سمت کا پتا نہیں تو اس کو چاہیے ایسے نشانیاں جو قبلے کی سمت کے بارے میں گمان پیدا کر سکے ان پر عمل کرے۔ (---)

تیسرا: وہ چیزیں جس کے لیے قبلے کی طرف منہ کرنا واجب ہے:

واجب نماروں کے لیے قبلہ کی طرف رخ کرنا۔ ممکن ہونے کی صورت میں۔ واجب ہے اور ویسا ہی ذبح کے وقت (جانور اور پرندہ) اور احتضار اور دفناتے وقت اور میت کی نماز کے لیے قبلے کی طرف منہ کرنا واجب ہے لیکن نوافل میں قبلے کی طرف منہ کرنا بہتر ہے (واجب نہیں ہے)۔[1]

چوتھا مقدمہ: لباس نماز گزار کے احکام

آٹھ مسائل:

پہلا: مردار کے کھال سے بنے کپڑے سے نماز پڑھنا۔ اگرچہ حلال گوشت ہو۔ جائز نہیں۔ (---)

دوسرا: روئی، بال، کرک اور حلال گوشت جانوروں کا پر پاک ہے اگرچہ زندہ جانور سے الگ کیا گیا ہو یا ذبح ہوے جانور سے یا مردار سے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر مردار سے الگ گیا ہے تو صرف وہ محل جو جانور کے بدن سے متصل تھا وہ دھونا چاہیے۔ (...)

چوتھے: مردوں کے لیے خالص ریشمی کپڑے پہننا جائز نہیں، اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا بھی جائز نہیں، مگر جنگ کے (مستحب ہے ریشمی کپڑے کے ٹکڑے سینہ پر رکھے) (...)

پانچویں: غصبی کپڑوں سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے (...)

چھٹا: اس جوتے کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں جس کا نوک ایسے بنا ہوا ہو جس سے پاؤں کے انگوٹھے زمین تک نہیں پہنچے اور ہوا میں معلق ہو۔ (...)

---

[1] - البتہ نوافل میں قبلہ کی طرف پیٹھ نہ کرنا واجب ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 28)

پانچواں مقدمہ-مکان نماز گزار (نماز پڑھنے کی جگہ)

ان تمام جگہوں پر جہاں نمازی کی ملکیت ہو یا مالک سے اجازت ہو نماز پڑھنا جائز ہے۔اجازت (نماز پڑھنے کے لیے) کچھ اجرت کی وصولی کہ بدلے میں یا اس کی طرح کوئی اور چیز کے بدلے میں دی جاتی ہے یا اس کے بدلے میں کوئی چیز نہیں مانگی جاتی۔ یا کہ مالک صراحتا اشارہ کرے مثلا کہے وہاں نماز پڑھو یا الفاظ سے اپنی رضایت کا بیان کرے [1] یا اس کی حالت سے ناراض ہونے کا کوئی نشان موجود نہ ہو۔ (...)

چھٹا مقدمہ: جن چیزوں پر سجدہ کی جاتی ہیں

سجدہ ان چیزوں پر جائز نہیں۔ وہ چیز جو زمین سے نہیں مثلا کھال، روئی، بال اور کرک اور جو چیز زمین سے ہیں لیکن معدنیات میں شمار ہو جاتی ہیں مثلا نمک، عقیق، سونا، چاندی اور تارکول مگر ضرورت کے وقت [2] اور اس چیزوں پر جو کہ زمین سے اگتے ہیں اور کھانے والے ہیں [3] مثلا روٹی اور فروٹ یا پہنتے ہیں مثلا کپاس اور کاٹن (...)

ساتواں مقدمہ: اذان اور اقامہ

چار مباحث پر مشتمل ہیں:

پہلا: جن چیزوں کے لیے اذان اور اقامہ پڑھی جاتی ہیں

اذان اور اقامہ پانچگانہ واجب روزانہ نمازوں میں پڑھنا مرد اور عورت پر واجب ہے [4] چاہے ادا ہو یا قضا، فرادا ہو یا جماعت کے ساتھ، عورت کو اذان اور اقامہ آہستہ آواز میں پڑھنا چاہیے [5] (---)

دوسرا: مؤذن

موذن کو عاقل، مسلمان، مومن اور مرد ہونا چاہیے، لیکن بلوغ شرط نہیں، اور یہ کہ ممیّز ہو (اچھے برے کا تمیز کر سکے) کافی ہے۔

---

1 - مثلا مالک نے اجازت دی ہے کہ رات کو اس جگہ ٹھہر سکتا ہے پھر اپنی نماز بھی وہاں پڑھ سکتا ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 38)

2 - ٹائلز اور سرامیک پر سجدہ صحیح ہے اگر پتھر کے ٹکڑے اس میں نمایاں ہو۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 42)

3 - وہ پودے یا نباتات پر جو جانور کھاتے ہیں سجدہ کرنا جائز ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 42)

4 - نابالغ بچے کے لئے اذان اور اقامہ پڑھنا جو کہ مستحب کی نیت سے نماز پڑھتے ہو واجب نہیں اور اگر وقت تنگ ہو، اذان اور اقامہ لازم نہیں اور اگر صرف ایک کا پڑھنے کا وقت ہو تو اقامہ پڑھ لے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 45)
اور اگر اذان کہ ایک حصہ میں شک کرے اور اگر اسی وقت اذان پڑھ رہا ہو تو دوبارہ اسی حصہ سے آخر تک اذان پڑھے اور اگر اذان ختم ہوا ہو، اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اقامہ میں بھی یہی حکم ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء صلاۃ ص 49)

5 - البتہ یہ حکم اس وقت کے لیے ہے جب کوئی مرد اس کی آواز سن رہا ہو یا اس جگہ نماز پڑ رہی ہو جس میں ممکن ہو کوئی مرد آئے اور اس کی آواز سنے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 44)

تیسرا: اذان کی کیفیت

اذان کو وقت ہونے پر پڑھنا چاہیے۔ صبح کا وقت، فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان پڑھ سکتا ہے لیکن طلوع کے بعد پھر سے پڑھنا چاہیے۔

اذان اس حصوں پر مشتمل ہیں: چار تکبیرۃالاحرام (اللہ اکبر)، توحید کی گواہی دینا (اشھدان لا الہ إلا اللہ). پھر رسالت کی گواہی (إشھدان محمد رسول اللہ) اور پھر ولایت کی گواہی (اشھدان علیا والائمۃ من ولدہ حجج اللہ) اور پھر ھدایت کی گواہی (إشھدإن المھدی و المھدیین من ولدہ حجج اللہ) پھر پڑھے (حی علی الصلاۃ)، (حی علی الفلاح) پھر (حی علی خیر العمل) اور تکبیر (اللہ اکبر) اور تھلیل (لا إلہ إلا اللہ) اور ہر حصوں کو دوبار تکرار کریں[1]

اقامہ بھی یہی حصوں پر مشتمل ہے فرق یہ ہے کہ اقامہ میں سب حصوں کو دوبار پڑھتے ہیں اور (حی علی خیر العمل) کے بعد دوبار (قد قامت الصلاۃ) اور آخر میں بھی تحلیل (لاإلہ إلا اللہ) ایک بار پڑھتے ہیں۔

حصوں کے ترتیب اذان اور اقامہ میں لحاظ ہونا چاہیے۔ (---)

دوسرا حصہ: افعال نماز

افعال نماز دو حصوں پر مشتمل ہیں: واجب اور مستحب [2] اور واجب چیزیں آٹھ ہیں۔

واجبات نماز:

پہلا۔نیت

نماز میں نیت کرنا ارکان [3] میں شامل ہے اور اگر نماز گزار جان بوجھ کر یا بھول کر نیت میں کوئی غلطی کرے تو نماز باطل ہو جاتی ہے نیت کا اصل یہ ہے کہ اپنا ذہن میں پتا ہو کونسی نماز پڑھ رہا ہے یعنی اپنے ذہن میں یہ معلوم ہو واجب یا مستحب نماز، قصد قربت اور نماز کا تعیین کرنا اور ادا یا قضا ہونا اور کوئی ضرورت نہیں کہ زبان سے کہے۔

نیت کا وقت تکبیرۃ الاحرام کا پہلا جزء پڑھنے کے دوران ہے اور واجب ہے نماز کے آخر تک اپنی نیت پر قائم رہے اس طرح کے نماز کے پہلی والی نیت ختم نہ ہو جائے۔ (---)

---

1 - یعنی اذان کا پہلا (اللہ اکبر) کو چار بار اور دوسرے حصوں کو دو دوبار تکرار کریں۔ (مترجم)

2 - نماز میں واجبات درج ذیل ہیں: نیت، تکبیرۃ الاحرام، قیام، رکوع، سجود، تشھد اور سلام، اور مستحبات یہ ہیں: دعا، قنوت، تعقیبات و... (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 52)

3 - نماز کے رکن وہ افعال ہے جو کہ جان بوجھ کر یا غلطی سے کم یا زیادہ ہونے کی صورت نماز باطل ہو جاتی ہے اور نماز کے ارکان پانچ ہیں۔ نیت، تکبیرۃ الاحرام، قیام، رکوع اور دو سجدے۔ (احکام الشریعۃ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 52)

دوسرا۔ تکبیرۃ الاحرام

تکبیرۃ الاحرام نماز کے رکن شمار ہوتا ہے اور اس کے بغیر نماز صحیح نہیں اور اگر بھول کر اس میں کوئی غلطی ہو جائے تو نماز باطل ہوتی ہے۔

تکبیرۃ الاحرام دراصل (اللہ اکبر) کہنا ہے اور اگر کوئی تکبیرۃ الاحرام کا ترجمہ کر کے کہے تو نماز صحیح نہیں، حتیٰ اگر اس کے حروف میں سے کوئی ایک حرف میں غلطی ہو جائے نماز صحیح نہیں۔ (---) واجب ہے تکبیرۃ الاحرام کے بعد چھ بار تکبیر کہے جو کہ مجموعی طور پر سات تکبیریں ہیں اور پہلا تکبیر، نماز شروع ہونے کا تکبیر ہے۔

تیسرے : قیام

قیام طاقت رکھنے کی صورت میں ارکان سے ہے اور اگر نماز گزار بھول کر یا جان بوجھ کر اس میں کوئی غلطی کرے اس کی نماز باطل ہے۔ اگر کسی سے سہارا لیے بغیر کھڑا ہو سکے تو ایسا ہی کرنا چاہیے اور اگر نہیں کر سکے تو واجب ہے کسی بھی چیز سے ممکن ہو مدد لے۔ (...)

چوتھا: قرائت

قرائت واجب ہے اور اس کا مطلب سورہ الحمد کی تلاوت ہے جو کہ ہر دو رکعتی نماز اور تین اور چار رکعتی نماز کے شروع والے دو رکعتیں میں پڑھنا چاہیے ۔ سورہ الحمد کو مکمل پڑھنا چاہیے۔ جان بوجھ کر الحمد کو غلط پڑھنے کی صورت میں ان کے نماز صحیح نہیں۔ حتیٰ اگر ایک حرف اور یا حروف کے تشدید یا ان کی اعراب کو غلط پڑھے۔[1] (---)

روزانہ نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعتیں میں وقت اور سیکھنے کے امکان اور اختیار ہونے کی صورت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مکمل سورت کی تلاوت کرنا واجب ہے۔ (---) اظہار اور بلند آواز سے حمد اور سورت کی تلاوت کرنا صبح کی نماز اور نماز مغرب اور عشا کے پہلی دو رکعتوں میں واجب ہے۔ (...)

پانچواں: رکوع

ہر رکعت میں ایک بار رکوع کرنا واجب ہے، مگر کسوف اور نماز آیات[2] کی نمازوں میں۔

رکوع ارکان نماز میں شامل ہے اور اگر جان بوجھ کر یا سہوا (بھول کر) اس میں کوئی غلطی ہوتا ہے تو نماز باطل ہو گی، اس کی تشریح بیان ہو گا۔[3]

---

[1] - قوانین تجوید کی پابندی نماز میں ضروری نہیں اور قرائت اس طرح ہونا چاہیے کہ معنی کو پہنچا سکے (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 61)

[2] - سورج گرہن اور آیات کی نمازوں میں ہر ایک رکعت میں کئی بار رکوع کیا جاتا ہے جس کی وضاحت نماز آیات کے حصہ میں بیان ہو گا۔ (مترجم)

[3] - اس کی تشریح احکام خلل کے مبحث میں بیان ہو گا۔ (مترجم)

واجبات رکوع پانچ چیزیں ہیں:

پہلا۔ نماز گزار اس قدر جھکے کے اپنے ہاتھ گھٹنے پر رکھ سکے (---)

دوسرا ۔ جسم کو طاقت رکھنے کی صورت میں اتنے آرام رکھے جتنے کہ رکوع کا واجب ذکر کو پڑھ سکے (---)[1]

تیسرا۔ رکوع کے بعد کھڑا ہونا واجب ہے (...)

چوتھا۔ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بدن کو سکون ہونا، یعنی سیدھا کھڑا ہو جائے اور اس کا بدن سکون حاصل کرلے حتی اگر ایک چھوٹے لمحہ کے لیے ہو۔(...)

پانچواں۔ ذکر رکوع(---) حالت اختیار میں سب سے کم مقدار ایک کامل تسبیح ہے: «سبحان ربی العظیم و بحمدہ» یا «سبحان ربی الاعلی و بحمدہ» (...)

چھٹا۔ سجدہ

ہر رکعت میں دو سجدے کرنا واجب ہیں اور ہر دو سجدے ایک ساتھ رکن میں شمار ہوتی ہیں، اور عمداً یا بھولنے سے اگر دو سجدوں میں کوئی غلطی ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔ لیکن کوئی ایک سجدہ میں بھولنے سے کوئی خلل (غلطی) ہونے کی صورت میں نماز باطل نہیں ہوتی۔

واجبات سجدے چھ چیزیں ہیں:

پہلا. جسم کے سات حصوں کو سجدے کی حالت میں زمین پر رکھے: پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے۔

دوسرا۔ جس چیز پر سجدہ کرنا صحیح ہو اس پر پیشانی رکھے۔ (...)

تیسرا۔ سجدے میں اس قدر جھکے کہ پیشانی اور پاؤں ایک ہی سطح میں ہو۔ (...)

چوتھا۔ ذکر سجدے ویسے ہے جیسے کہ ذکر رکوع میں بیان ہوا۔ البتہ (العظیم) و (العلی) کے بجای (الاعظم) و (الاعلی) پڑھنا چاہیے۔[2]

پانچواں۔ سجدے میں بدن کا ساکن ہونا واجب ہے مگر اس صورت میں کہ کوئی ضرورت پیش آئے کہ اس کی رکاوٹ ہو۔

چھٹا۔ پہلا سجدہ سے سر اٹھانا اور بیٹھنا، اس طرح کہ بدن ساکن ہو اور ویسے ہی سجدہ کرنے سے پہلے اور سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد، تکبیر کہنا واجب ہے۔ (...)

---

[1] - جائز نہیں کہ شخص جلدی کرے اور ذکر رکوع پورے ہونے سے پہلے رکوع کی حالت چھوڑ دے لیکن اگر غفلت سے ایسے کیا ہو تو اس کا رکوع صحیح ہے اور رکوع پھر سے کرنے کی ضرورت نہیں اور نماز کو بھی دوبارے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا اجزء، صلاۃ، ص 69)

[2] - یعنی یہ کہے: (سبحان ربی الاعلی و بحمدہ) یا (سبحان ربی الاعظم و بحمدہ) (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا اجزء، صلاۃ، صفحہ 70)

ساتواں۔ تشہد

تشہد پڑھنا ہر دو رکعتی نماز میں ایک بار اور تین اور چار رکعتی نماز میں دو بار واجب ہے۔ اگر پہلا یا دوسرا یا دونوں میں عمداً کوئی (غلطی) ہو جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

تشہد میں پانچ چیزیں واجب ہیں:

زمین پر بیٹھنا اتنے کہ تشہد پڑھ لے، شہادتیں پڑھنا، محمد وآل محمد پر صلوات اس طرح پڑھنا: "اشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله"؛" اللهم صل على محمد وآل محمد". (...)

آٹھواں۔ سلام

نماز میں سلام پڑھنا واجب ہے اور اس کے علاوہ نماز گزار حالت نماز سے خارج نہیں ہو سکتا ہے سلام کو اس طرح پڑھے (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) [1]

تیسرا حصہ: دیگر نمازیں

[اس حصے میں کئی ابواب ہیں۔]

پہلا باب: نماز جمعہ

جس میں فرائض، معیار اور اس کے آداب کے بارے میں تین بحثوں پر مشتمل ہیں۔

پہلا: [معیار] نماز جمعہ

نماز صبح کی طرح دو رکعت ہے اگر اس دو رکعت کو پڑھے تو نماز ظہر سے کفایت کرتی ہے۔ (...)

نماز جمعہ درج ذیل شرائط کے علاوہ واجب نہیں ہو جاتا۔

اول: ایک حاکم عادل (امام معصوم) موجود ہو یا اس کی طرف سے مقرر ہوا کوئی شخص ہو۔ (...)

دوسرا: خود امام سمیت لوگوں کی تعداد کم از کم پانچ ہونی چاہیے۔ [2] (...)

تیسرا: دو خطبے، دو خطبوں میں سے ہر ایک میں کئی چیزیں واجب ہیں:

*خدا کی حمد

---

[1] - السلام علیک ایها النبی۔۔۔، السلام علینا و علی عباد اللہ۔۔۔ پڑھنا، سلام سے پہلے، نماز میں کوئی خلل پیدا نہیں کرے گا اور سلام سے پہلے دوسری دعا پڑھ سکتا ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 77)

[2] - نماز جمعہ کے لیے لوگوں کی تعداد عورتوں کی موجودگی سے بھی بڑھ جاتی ہے لیکن غیر بالغ بچے کی موجودگی سے نہیں بڑھائی جاتی جو ممیز بھی ہو۔ اگر ظہر کی اذان کے وقت ان کی تعداد پانچ تک نہ پہنچ جائے تو ان پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے اور وہ ظہر کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ اگر وہ دوسرے لوگوں کے آنے اور پانچ لوگوں کو مکمل کرنے کی امید کر رہے ہیں تو انتظار کرنا بہتر ہے۔ اگر مقرّر امام وہاں موجود نہ ہو تو جمعہ کی نماز مستحب ہے، لیکن اگر کسی اور جگہ امام علیہ السلام کی طرف سے کوئی مقرر کیا گیا ہو تو وہ وہاں نماز کے لیے جانا چاہیے (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 88 اور 92)۔

*محمد اور آل محمد پر صلوات پڑھنا

*نصیحت کرنا

*چھوٹی سورت یا آیت پڑھنا

چوتھے: نماز جمعہ جماعت سے پڑھی جائے اور اسے فراداکی شکل میں پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ (...)

پانچواں: دو نماز جمعہ کی درمیان ساڑھے پانچ کلومیٹر [5.5] سے کم فاصلے پر نہیں پڑھنی چاہئیں۔ اگر وہ ایک ہی وقت میں منعقد ہوں تو دونوں باطل ہیں۔ اگر جمعہ کی دو نمازوں میں سے کوئی ایک تکبیرۃالاحرام پہلے پڑھی جائے تو وہی صحیح ہے اور دوسری باطل ہے۔

دوسرا: وہ شخص جس پر نماز جمعہ واجب ہے۔

نماز جمعہ سات شرائط پر واجب ہوتی ہے۔

* بالغ ہونا

*مرد ہونا

*آزاد ہونا غلام نہیں ہونا۔

*سفر کے دوران اندھے، لنگڑے یا بیمار نہ ہوں۔

*وہ بوڑھا اور کمزور نہ ہو۔

*اس کی رہائش گاہ سے نماز جمعہ تک، فاصلہ 11 کلومیٹر سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ (...)

باب دوم: نماز عید (عید الفطر اور عید الاضحیٰ)

نماز عیدین کا طریقہ:

نمازِ عیدین امام معصوم کی موجودگی میں ان شرائط کے ساتھ ادا کرنا جو نماز جمعہ کے واجب ہونے کے لیے بیان کی گئی ہیں۔ [1]

عید کی نماز باجماعت پڑھنا واجب ہے اور عذر کے بغیر چھوڑنا جائز نہیں۔

نماز عیدین پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیرۃالاحرام کے لیے سات تکبیریں کہے اور حمد اور سورتیں پڑھے (افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ پڑھیں) پھر پانچ مرتبہ تکبیر کہے اور ہر تکبیر کے بعد قنوت حسب معمول پڑھے [2] پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے اور دو سجدے بجا لائے پھر کھڑے ہو جائے ور حمد اور سورۃ پڑھیں (افضل یہ ہے کہ دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ

---

[1] - امام معصوم یا ان کے نمائندے کا حاضر ہونا، کم از کم پانچ افراد موجود ہوں، باجماعت ہونا، دو خطبہ پڑھنا، دو نمازوں کا درمیانی فاصلہ ساڑھے پانچ کلومیٹر سے زیادہ ہو۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء صلاۃ ص 96)

[2] - یعنی قنوت میں وہ دعائیں پڑھے جو اہل بیت ع سے آیا ہے (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 98)

پڑھے) پھر چار تکبیریں کہیں۔ اور ہر تکبیر کے بعد قنوت پڑھے، پھر پانچویں تکبیر کہے، رکوع میں جائے اور پھر سجدہ کرے۔ (...)

تیسرا باب: سورج گرہن کی نماز (آیات)

نماز آیات کی وجہ، نماز پڑھنے کا طریقہ اور اس کے احکام

پہلا: نماز آیات کی وجہ

سورج گرہن، چاند گرہن اور زلزلے کے دوران نماز آیات پڑھنا واجب ہے۔ نیز ان صورتوں کے علاوہ کالی آندھی اور آسمان میں خوفناک واقعات اور ہوا کے علاوہ دیگر صورتوں میں یہ واجب ہو جاتا۔ جب سورج کو گرہن لگنے لگے تو نماز آیات کا وقت شروع ہو جاتا ہے اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ اپنی سابقہ حالت پر لوٹ نہ آئے اور اگر سورج گرہن کا دورانیہ نماز کے برابر نہ ہو تو نماز واجب نہیں ہو گی۔ ہوا اور دیگر خوفناک آسمانی واقعات کے لیے بھی ایسا ہی ہے۔ [1] البتہ زلزلہ کی صورت میں نماز ہر صورت میں واجب ہے، خواہ زیادہ دیر نہ لگے، اور اگر زمین حرکت کرنا بند کر دے تب بھی نماز ادا کی نیت سے پڑھنی چاہیے۔ (...)

دوسرا: نماز آیات کا معیار

نماز کے شروع میں سات تکبیریں کہے (پہلی تکبیرۃ الاحرام کی تکبیر ہے، اس کے بعد چھ فرض تکبیریں)، پھر سورہ الحمد اور ایک سورہ پڑھ کر رکوع کرے، پھر سر اٹھائے، اور اگر پہلی قرائت میں پوری سورت پڑھی ہے تو دوسری قرائت میں دوبارہ حمد اور ایک سورہ پڑھے، لیکن اگر پہلی قرائت میں پوری سورت نہ پڑھی تو دوسری قرائت میں جہاں سے رکے وہاں سے پڑھے اور پانچ رکوع تک اسی طرح جاری رکھے، پانچویں رکوع کے بعد دو سجدے کرے اور کھڑا ہو کر حمد اور سورہ پڑھے پہلے رکعت کی طرح دوبارہ پانچ رکوع کرے۔ اس کے بعد دو سجدے بجا لائے، تشہد اور سلام پڑھے۔ (...)

چوتھا باب: نماز میت

یہ متعدد مباحث پر مشتمل ہیں:

پہلا: جس شخص پر نماز میت پڑھی جاتی ہے

جس نے ظاہری طور پر شہادتین کا اقرار کیا، یا چھ سال [مکمل ہو چکا ہو] کا بچہ یا اس سے بڑا جو مسلمان کا درجہ رکھتا ہو، اس پر نماز میت پڑھی جاتی ہے (...)

---

[1] - اس کا وقت آیت اور واقعہ کے شروع سے آخر تک ہے اور اگر وقت نہ ہو تو نماز فرض نہیں ہو گی۔ (احکام الشریعۃ بین السائل والمجیب دوسرا جزء صلاۃ ص100)

دوسرا: جو شخص نماز میت پڑھتا ہے

جس کو وراثت میں ترجیح ہو وہ نماز میت پڑھنے میں بھی ترجیح رکھتا ہے۔ میت کا باپ کو میت کے بیٹے پر فوقیت حاصل ہے۔ نیز، بیٹے کو میت کے دادا، بھائی اور چچا پر فوقیت حاصل ہے، اور وہ بھائی جو میت کے ایک ہی والدین میں سے ہے، اسے اس بھائی پر ترجیح دی جاتی ہے جس کا تعلق میت سے صرف ایک طرف سے ہے (والد یا والدہ)۔ شوہر اپنے بیوی پر اس کے رشتہ داروں سے ترجیح دی جاتی ہے چاہے ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں (جیسے باپ یا بہنوئی)۔ (...)

تیسرا: نماز میت کا طریقہ

نماز میت، پانچ تکبیریں ہیں، اور ان کے درمیان دعا واجب نہیں ہے، لیکن مستحب ہے، اور بہتر یہ ہے کہ وہ دعا پڑھے جسے محمد بن مہاجر نے اپنی والدہ (ام سلمہ) سے امام صادق (ع) سے روایت کیا ہے۔ آپ ع نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب کوئی جنازہ پر نماز پڑھتے تو تکبیر کہتے اور شہادت دیتے پھر تکبیر کہتے اور انبیاء پر درود بھیجتے اور دعا پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور مومنین کے لیے دعا پڑھتے پھر چوتھے تکبیر کہتے، میت کے لیے دعا فرماتے پھر (پانچویں) تکبیر کہتے اور نماز کی حالت سے باہر نکلتے تھے۔ اگر مرنے والا منافق ہو تو نماز پڑھنے والا چوتھی تکبیر کے بعد نماز ختم کرے یا چوتھی تکبیر کے بعد میت پر لعنت بھیج دے اور پانچویں تکبیر سے نماز ختم کرے۔

نماز میت میں یہ چیزیں واجب ہیں: نیت، قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا اور میت کے سر کو نمازی کے دائیں طرف رکھنا۔ نماز میت میں نمازی کا طہارت اس کی شرائط میں سے نہیں ہے۔ میت سے زیادہ دور جانا جائز نہیں ہے۔ میت کو غسل دینے اور کفن دینے کے بعد ہی اس پر نماز پڑھی جاسکتی ہے اور اگر میت کے پاس کفن نہ ہو تو ضروری ہے کہ میت کو قبر میں رکھ کر اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ کر اس پر نماز پڑھے۔ (...)

چوتھا حصہ: جس میں پانچ باب شامل ہیں:

پہلا باب۔ نماز میں پیش آنے والے مسائل

جو جان بوجھ کر، غلطی سے [بھولنے یا اس جیسے] یا شک کرنے سے ہو سکتی ہیں۔

جان بوجھ کر:

جس نے جان بوجھ کر نماز کے واجبات میں سے کسی ایک میں خلل ڈالا اس کی نماز باطل ہو گی، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جس چیز سے خلل پیدا کیا ہے، نماز کے لیے شرط [1] نماز کا حصہ [2] یا اس کے معیار سے متعلق ہے،[3] یا نماز میں کوئی واجب کو چھوڑ دیا ہے؛ نیز اگر وہ ایسا کرے جو اسے چھوڑنا چاہیے جان بوجھ کے انجام دے [جیسے نماز میں بات کرنا یا قہقہہ لگانا] یا کوئی ایسا

[1] - جیسے پاک ہونا اور قبلہ رخ ہونا (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء صلاۃ ص 109)

[2] - جیسے قرائت اور سجدہ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 109)

[3] - جیسے سجدہ صحیح طریقے سے نہ کرنا (القلیل اور المجیب کے درمیان شرعی احکام، صلوٰۃ کا حصہ دوم، ص 109)

کام جو واجب ہے -مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے -بجا نہیں لایا ہے (سوائے اس کی حالت میں آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنا) تو وہ نماز باطل ہے۔. (...)

سھوا:

اگر کسی بھی نماز کے ارکان میں کوئی خلل ہو جائے نماز کو پھر سے پڑھنا چاہیے (...)

اگر اس واجبات میں کوئی اشکال ہو جو کہ رکن نہیں :

تو اس کی تین حالتیں ہیں:

پہلی۔ وہ اشکال جس کے باوجود نماز صحیح ہے اور اس عمل کو (جس میں اشکال ہے) دوبارہ تکرار کرنے کی ضرورت نہیں۔

دوسری۔ وہ اشکال جو کہ (نماز کے دوران) درست ہونا چاہیے لیکن سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔

تیسری۔ وہ اشکال جو کہ (نماز کے دوران) درست ہونا چاہیے اور دو سہو کے سجدہ بھی نماز کے بعد بجالانا چاہیے

[اور ان تین حالتوں کی تفصیل]

پہلی۔ حمد و سورہ کی تلاوت بھول جانا، اس کو اپنی محل (موقع) پر آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنا[1] ۔ (...)

دوسری۔ جو شخص حمد کی تلاوت کرنا بھول جائے اور (دوسری) سورت کے اختتام کے دوران یاد آجائے تو اس شخص کو چاہیے پہلا حمد کی تلاوت کرے پھر سورت کو دوبارہ تلاوت کرے۔۔۔

تیسری۔ اگر کوئی ایک سجدہ یا تشہد پڑھنا بھول جائے اور رکوع کے بعد اسے یاد آجائے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سجدہ یا ایک سجدہ اور تشہد کو قضا کرے اور اس کے بعد دو سجدے سہو بجالائے۔

شکیات نماز کے تین مسائل:

پہلا۔ اگر کوئی فرد دو یا تین رکعتی نمازوں میں، مثلا نماز صبح، نماز مسافر (۔۔۔) شک کرے تو نماز کو پھر سے پڑھنا چاہیے۔

دوسری۔ اگر افعال نماز کے کسی جزء میں شک کرے اور اسی موضع (جزء) میں ہو تو اس کو چاہیے اس عمل کو پھر سے بجا لائے اور نماز کو مکمل کرے۔[2] (...)

---

[1] - ظہر و عصر کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں حمد و سورہ کو آہستہ (اخفات کے ساتھ) اور صبح و مغرب و عشا میں بلند آواز سے (جھر کے ساتھ) پڑھنا چاہیے (مترجم)

[2] - مثلا اس سے پہلے کہ قرائت کو شروع کرے تکبیرۃ الاحرام میں شک کرے۔ (احکام الشریعۃ بین السائل والمجیب دوسرا اجزء، صلاۃ، ص 113)

تیسری۔ اگر چار رکعتی نمازوں کی رکعات کے تعداد میں شک کرے، اگر پہلی دو رکعتوں میں شک واقع ہو جائے یا اس کو نہیں پتا کتنی رکعت ادا کی ہے تو اس کو چاہیے نماز پھر سے پڑھے اگر اسے یقین ہو جائے پہلی دو رکعتوں کو بجالایا ہے اور اس کے علاوہ جو انجام دیا ہے اس میں شک کرے تو نماز احتیاط اس پر واجب ہے۔[1]

مختلف حالات میں احتیاط کی کیفیت :

الف۔ جب شک ہو جائے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین رکعتیں تو ضروری ہے یہ سمجھ لے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کو مکمل کرے اور تشہد پڑھ کر سلام دے اور اس کے بعد ایک رکعت نماز [احتیاط] کھڑا ہو کر یا دو رکعت نماز [احتیاط] بیٹھ کر پڑھے۔

ب۔ جب شک ہو جائے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں، تو سمجھ لے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور تشہد پڑھ کر سلام دے اور حالت الف [والا آپشن] کی طرح احتیاط کرے۔[2]

ج۔ اگر شک کرے دو رکعتیں نماز پڑھی ہیں یا چار رکعتیں، تو سمجھ لے کہ چار رکعتیں نماز پڑھی ہیں اور تشہد پڑھ کر سلام دے پھر دو رکعت نماز (احتیاط) کھڑے ہو کر پڑھے۔

د۔ اگر شک کرے دو یا تین یا چار رکعتیں پڑھی ہیں تو سمجھ لے کہ چار رکعت بجالایا ہے اور تشہد پڑھ کر سلام دے اور اس کے بعد دو رکعت نماز [احتیاط] کھڑے ہو کہ اور دو رکعت نماز [احتیاط] بیٹھ کر پڑھے۔

بیان کیے گئے تمام حالات میں اور دیگر حالات میں بہتر ہے نماز گزار کم تعداد کو مد نظر رکھے اگر یہ تعداد چار رکعت سے کم ہو تو نماز کو مکمل کرے اور سلام دے اور دو سجدے سہو بجالائے اور اگر چار رکعت[3] ہو تو سلام دے کر نماز کو ختم کرے اور دو سجدے سہو بجالائے اور اگر چوتھی رکعت[4] میں ہو تو نماز کو مکمل کرے سلام دے اور دو سجدے سہو بجالائے۔ (---)

دو سجدہ سہو

بیان کی گئی امور میں دو سجدے سہو بجالانا[5] [اور درج ذیل امور میں واجب ہے :] اگر کوئی سہوا نماز میں تکلم کرے یا موضع کے علاوہ سلام دے یا چار اور پانچ رکعتیں کے درمیاں شک کرے (---)

---

1 - احکام الشریعۃ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 113، صفحہ کے آخر میں۔

2 - اس کے بعد ایک رکعت کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر نماز پڑھ لے (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 114)

3 - مثلاجب چوتھی رکعت کے تشہد میں شک کرے کہ چار رکعت نماز بجالایا ہے یا پانچ رکعت (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 114)

4 - اگر رکوع سے پہلے شک کرے یہ رکعت چوتھی رکعت ہے یا پانچویں۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 114)

5 - چار رکعتی نماز میں جب یقین ہو کے پہلی دو رکعتوں کو بجالائے ہے، اگر شک کرے (کم تعداد کو صحیح سمجھ کر نماز مکمل ہونے کہ بعد دو سجدے سہو بجا لائے) اور اگر کوئی فرد ایک سجدہ یا تشہد پڑھنا بھول جائے اور رکوع کے بعد اسے یاد آجائے اس کی قضا بجالائے (اور دو سجدے سہو بھی کرے) اگر کسی نے دو

دو سجدے سہو کا محل

(اس کی جگہ) سلام نماز کے بعد میں ہے۔ (اس وجہ سے کہ نماز میں کچھ چیزیں زیادہ یا کم انجام دینے سے سجدے سہو کرنا پڑتا ہے) اس طرح ہے کہ پہلا نیت کرے (مستحب ہے کہ تکبیر کہے) پھر سجدے کرے، سجدے سے سر اٹھا کر دوبارہ سجدے کرے پھر سجدے سے سر اٹھالے اور ایک چھوٹا [1] تشہد پڑھے پھر سلام دے۔ سجدے سہو میں ذکر پڑھنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اگر کوئی عمداً سجدے سہو کو ترک کرے اس کی نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ اس کو بعد میں انجام دے اگرچہ زیادہ وقت گزر جائے۔

دوسرا فصل: قضای نماز

نماز قضا کا سبب، اس کی قضا اور اس بحث کے ملحقات

نماز قضا ہونے کا سبب:

جو امور قضای نماز ساقط ہونے کا سبب بنتے ہیں [2] [یعنی اس کے ہونے سے قضای نماز واجب نہیں] وہ سات ہیں: طفولیت (نابالغ)، جنون، بی ھوشی، حیض، نفاس، اصل کفر [3] اور اس امور کے انجام دینے سے قاصر ہو جو کہ اقامہ نماز کو مباح کرتے ہیں یعنی وضو، غسل یا تیمّم (۔۔۔)

قضای نماز:

واجب نماز جس کا وقت گزر گیا ہو اس کی قضا پڑھنا واجب ہے (...)

تیسرا فصل۔ نماز جماعت

یہ کئی طریقوں سے چھان بین کیا جاتا ہے:

پہلی سمت۔ مستحب ہے کہ تمام واجب نمازیں جماعت سے پڑھی جائیں۔

روزانہ کی نمازوں میں باجماعت نماز کی تاکید سے سفارش کی جاتی ہے۔۔ نماز جماعت صرف نماز جمعہ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں شرایط کے ساتھ واجب ہو جاتا ہے، سوائے بارش کی نماز اور عید الفطر اور الاضحیٰ کے، کسی بھی مستحب نماز میں باجماعت ادا کرنا جائز نہیں۔ (اگر اس کے فرض کی شرائط پوری نہ ہوں) [4] ۔ (...)

مختلف رکعتوں کی دو سجدے کرنا بھول جائے (دو قضا سجدے بجالائے اور دو سجدے سہو بھی بجالائے) اگر کسی نے نماز آیات کے رکوع کی تعداد میں شک کرے (تو کم تعداد کو صحیح سمجھ لے اور دو سجدے سہو بجالائے) (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 116)

1 - اشہد ان لاالہ الااللہ واشہد ان محمد اعبدہ ورسولہ اللہم صل علی محمد وآل محمد (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء صلاۃ ص 117)

2 - یعنی اس کے باوجود قضای نماز پڑھنا واجب نہیں۔ (مترجم)

3 - وہ شخص جو کافر پیدا ہوتا ہے۔ (مترجم)

4 - اگر نماز فطر و قربان کی شرائط نہ ہو تو وہ واجب نہیں ہیں۔ (مترجم)

دوسری سمت۔ امام جماعت کے لیے ان شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

ایمان، عدالت ، عقل، حلال ولادت اور بالغ ہونا، جب نماز پڑھنے والے بالغ ہوں اور نماز واجب ہو۔[نماز استقاء کی طرح نہیں]۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا امام نہیں بننا چاہیے۔ امی [1] اپنے علاوہ کسی کے لیے امام نہیں ہو سکتے۔ یہ شرط نہیں کہ امام جماعت آزاد ہو۔ اگر نماز گزار لوگ مرد ہوں یا مرد اور عورت ایک ساتھ ہو تو یہ شرط ہے کہ امام بھی مرد ہو۔ عورت صرف عورتوں کی امام جماعت بن سکتی ہے۔ نیز، ٹرانس شخص [2] صرف ٹرانس لوگوں کے لیے امام بنتا ہے۔ عورت کو، مردوں یا ٹرانس شخص کے لیے امامت کرنا جائز نہیں۔ (...)

پانچواں حصہ۔ نماز مسافر

نماز مسافر کی شرائط اور نماز قصر اور اس کے احکام

شرائط چھ ہیں:

پہلی شرط۔ مسافت

معتبر مسافت تک سفر کرنا جو کہ کم از کم 44 کلومیٹر جانے یا واپس آنے کا مسافت ہے یا 22 کلومیٹر جانے اور 22 کلومیٹر آنے کا ہے (جو کہ مجموعی طور پہ 44 کلومیٹر ہوتے ہیں)۔(---)

دوسری شرط۔ قصد مسافت

اگر مسافر حد ترخص (کم از کم مسافت) سے کم مسافت سفر کرنے کا ارادہ کرے اور اس جگہ پہنچنے کے بعد نئے سرے سے ارادہ کرے اتنے ہی اپنی موجودہ جگہ سے آگے سفر کرے تو اس کی نماز قصر نہیں ہوتی۔

تیسری شرط۔ اپنے سفر کو توقف [3] کرتے ہوئے قطع نہ کرے (رک نہ جائے)

اگر مسافر قصد کرے ایسے مسافت کا سفر کرے جس کے راستہ میں اس کا گھر ہو اور کم از کم وہ چھ مہینے اس میں رہنا چاہتے ہو تو اس کو چاہیے راستہ میں اور گھر میں اپنی نماز پوری پڑھے، ویسے ہی حکم ہے اگر کسی مکان میں قصد اقامت کرے (...)

چوتھی شرط۔ سفر کرنا جائز ہونا چاہیے

چاہے سفر کرنا واجب ہو مثلاً سفر برائے حج واجب یا مستحب مثلاً حضور (ص) کی زیارت یا مباح ہو مثلاً سفر برای کاروبار (...)

پانچویں شرط۔ جس کا سفر کے دورانیہ اپنے ملک میں رہنے سے زیادہ (کثیر السفر) نہ ہو

صحرا نشینوں کی مانند جو کہ ایسے علاقوں کی طرف جاتے ہیں جہاں بارش ہو رہا ہے اور وہ شخص جو کرایہ پہ کچھ چیز حمل کرتا ہے (مثلاً ڈرائیور) اور جہاز چلانے والے اور دورہ گرد تاجر اور ڈاکیہ (...)

---

[1] - جو پڑھ لکھ نہیں سکتا اور قرآن کی صحیح تلاوت نہیں کر سکتا۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص129)

[2] - وہ شخص جس کی مرد یا عورت کی پہچان نہ ہو سکے یا پہچاننا مشکل ہو۔ (مترجم)

[3] - یعنی راستے میں دس دن رکنے کا قصد نہ کرے یا وطن یا اس جگہ سے نہ گزرے جو اپنے وطن کا حکم رکھتا ہے۔ (مترجم)

چھٹی شرط:

مسافر جب تک شہر کے اذان کی آواز (موذن سے نہ لوڈ سپیکر سے) کو سن سکتا ہے جائز نہیں اپنی نماز کو قصر کرے یا اپنا روزہ افطار کرے اگرچہ ایک رات پہلے سفر کا نیت کیا ہو ویسے ہی واپس آتے ہوئے اس کی نماز قصر ہے اس وقت تک کہ اذان کی آواز کو اپنے وطن سے سنے (مؤذن سے نہ لوڈ سپیکر سے) اور جب سن لیا تو اپنی نماز کامل پڑھے۔ (...)

نماز کو قصر پڑھنا:

سفر میں نماز کو قصر پڑھنا واجب ہے، مگر یہ کہ ان چار وطنوں میں ہو، یعنی مکہ، مدینہ، مسجد جامع کوفہ [اور حائر حسینی] جو کہ شخص کی اختیار ہے کہ اپنی نماز کامل پڑھے یا قصر، اگرچہ کامل پڑھنا بہتر ہے۔

فہرست

کتاب طہارت 2

پہلا حصہ : پانی.. 3

دوسرا حصہ : پانی سے طہارت 4

وضو.. 4

غسل.. 7

تیسرا حصہ : مٹی سے طہارت (تیمّم) 11

چوتھا حصہ۔ نجاسات اور ان کے احکام 12

کتاب نماز 15

پہلا اصول: نماز کی مقدمات 15

دوسرا حصہ :افعال نماز.. 19

تیسرا حصہ : دیگر نمازیں 22

چوتھا حصہ : جس میں پانچ باب شامل ہیں:.. 25